آہنگ بنانے کیلئے تفسیر بالرائے کا سہارا لیا جائے۔

'تعبیرات' میں پیش کئے گئے نتائج فکر اگرچہ جدید ہیں لیکن میں ان معنوں میں انہیں روایتی سمجھتا ہوں کہ یہ غور وفکر کی قدیم روایت کا تسلسل ہیں۔ قدیم روایت تنقید کے پل صراط سے گزری ہے۔ یہ کتاب بھی اس مرحلے سے گزرے گی۔ اگر یہ کام استدلال اور شائستگی کے دائرے میں ہوتا ہے تو یہ کتاب اور اس کی تنقید دونوں یکساں محترم ٹھہریں گے اور اسے دین کی خدمت سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر اسے فتوٰی اور اتہام کے حوالے کر دیا گیا تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔ اہل علم سے توقع بھی رکھی جانی چاہئے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اس فرق کو پیش نظر رکھیں گے۔ میرے نزدیک ڈاکٹر صاحب کی یہ کوشش دین کی غیر معمولی خدمت ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کو اعتقاداً ہی نہیں عملاً بھی حاکم مانا ہے۔ آج ہمیں فرقہ وارانہ اور مذہب کے نام پر جس انتہا پسندی کا سامنا ہے، اس کا علاج یہی ہے کہ قرآن مجید کی حاکمیت پر مبنی علمی روایت کو آگے بڑھایا جائے۔

(خورشید ندیم)

شیخ محمد اقبال لاسی

(استاد اسلامیات، ابوظہبی، متحدہ عرب امارات)

ماہنامہ سوئے حرم، دسمبر ۲۰۱۳ء

کتاب کے ٹائٹل سے اکثر لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ شاید یہ کوئی خوابوں کی تعبیر بتانے والی کتاب ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ خوابوں سے اس کتاب کا تعلق تو ہے مگر وہ ہیں خواب غفلت جن سے جگانے کا کام یہ کتاب خوب کر سکتی ہے۔ اس کتاب میں امت کو جمود اور تقلید کے خواب سے جگانے کا اہتمام کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے جب تک یہ امت علمی و تحقیقی دنیا میں کما حقہ داخل نہیں ہوتی تب تک یہ اقوام عالم کے ساتھ چلنے سے قاصر رہے گی، بیشک کتنے ہی خواب کیوں نہ دیکھتی رہی لیکن ان کی تعبیر علم، عمل اور تحقیق سے جڑی ہوئی ہے۔ مصنف نے اپنی اس کتاب کو بیس مختلف عنوانات میں تقسیم کیا ہے جن میں سے چند یہ ہیں: کیا غیر مذاہب کے تمام پیرو باطل پرست ہیں؟، حقیقت ربا اور اس کی اطلاقی نوعیت، ایڈز قرآن کریم کی روشنی میں، امام ابوحنیفہ کی قرآن فہمی کے چند نظائر، حج اکبر کا معنی و مفہوم، ہدایت و ضلالت میں انتخاب کی آزادی۔ ان عنوانات سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ مصنف کی سوچ اور فکر ہمہ جہتی اور اجتہادی بصیرت کی حامل ہے۔ اسی حوالے سے ہمارے خیال میں یہ کتاب تمام علمی، تحقیقی اور تعلیمی اداروں سے متعلقہ افراد کیلئے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ کاش ہم اپنے مزاج میں تبدیلی لائیں اور جدید تعبیرات پر غور کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔ تقلید محض نے امت میں نہ صرف علمی افلاس کو جنم دیا ہے بلکہ قبر پرستی کے ساتھ ساتھ آبا پرستی، اکابر پرستی، مسلک پرستی اور حاقہ پرستی کو بھی فروغ دیا ہے جس کا منطقی نتیجہ شدت، فرقہ واریت اور دوسروں سے نفرت ہے۔ ایسی فضا میں ایسی کتابیں یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ ان کی اور ان کے مصنفین کی قدر کی جانی چاہئے۔ تیز ہواؤں میں دیا جلانا کون سا آسان کام ہے۔ مصنف نے یہی مشکل کام انجام دیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اس کام کو ان کے اخلاص کے بقدر قبول فرمائے اور اس کتاب کو امت